87

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

چہار شنبہ ۔ ۱۸ جون سنہ ۱۹۷۵ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	۱
۲	سالانہ بجٹ برائے سال سنہ ۷۶-۱۹۷۵ء کا پیش کیا جانا۔	۲
۳	بلوچستان مالی مسودہ قانون معدرہ سنہ ۱۹۷۵ء کا ایوان میں پیش کیا جانا۔	۲۷

جلد یازدہم ★ شمارہ ہفتم (۷)

مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ میر چاکر خان ڈومکی۔
۲۔ سردار غوث بخش خان رئیسانی۔
۳۔ جام میر غلام قادر خان
۴۔ مسٹر محمود خان اچکزئی
۵۔ سردار محمد انور جان کھیتران
۶۔ مولوی محمد حسن شاہ
۷۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی۔
۸۔ میر قادر بخش بلوچ۔
۹۔ میر صابر علی بلوچ۔
۱۰۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۱۱۔ مولوی صالح محمد۔
۱۲۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی۔
۱۳۔ میر شیر علی خان نوشیروانی۔
۱۴۔ نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس
مورخہ ۱۸ / جون ۱۹۷۵ء بروز چہارشنبہ
زیر صدارت اسپیکر سردار محمد خان باروزئی
بوقت چھ بجے شام شروع ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

قاری محمد یحیی خان کا کڑ:-

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝
الھکم التکاثر ۝ حتی زرتم المقابر ۝ کلا سوف تعلمون ۝ ثم کلا سوف
تعلمون ۝ کلا لو تعلمون علم الیقین ۝ لترون الجحیم ۝ ثم لترونھا
عین الیقین ۝ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم ۝

(سورۃ التکاثر آیت ۱ تا ۸ پارہ ۳۰)

ترجمہ :- تمہیں کثرت کی خواہش نے غفلت میں رکھا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ نہیں تم کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ نہیں ملکہ تم کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں اگر تم یقین کر کے جان لیتے (تو غفلت نہ کرتے) بے شک تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر اس دن تم سے ضرور نعمتوں کے بارے میں پرسش ہو گی۔

وما علینا الا البلاغ ۝

مسٹر اسپیکر :- اب وزیر خزانہ ۷۶-۱۹۷۵ء کا سالانہ بجٹ پیش کریں گے۔

سالانہ بجٹ برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء

وزیر خزانہ (سردار غوث بخش رئیسانی)

جناب عالی!

ٹھیک ایک سال گزرا کہ میں نے حالیہ سال کا بجٹ صوبائی اسمبلی میں پیش کیا تھا یہ سال یعنی ۷۵-۱۹۷۴ء صوبے کی تاریخ میں عوام کی زیادہ سے زیادہ ترقی اور انتظامی سہولتوں کے لئے ان کی دلی آرزوں کے لحاظ سے ایک اہم موڑ تھا۔ اس زمانہ کو بلوچستان کے عوام کی بیداری کا ایک نیا دور خیال کیا جا سکتا ہے۔ یہاں کے لوگوں نے خود کو قبائلی نظام کے آخری اثرات سے آزاد کر کے نئے زمانے کی روشنی میں سفر شروع کر دیا ہے۔ ہم جہاں کہیں جاتے ہیں عوام ہم سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ صوبے کے لئے نئے ترقیاتی اور انتظامی منصوبے بروئے کار لائے جائیں۔ ان علاقوں میں جہاں کل تک پرائمری اسکولوں کے قیام کو بھی گوارا نہیں کیا جاتا تھا اب ان علاقوں میں انٹرمیڈیٹ کالج کھولنے کے مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ بالکل اسی طرح لوگوں نے اپنے چھپے ہوئے شک اور شبہات کو خیر آباد کہہ کر ایک وسیع تر انتظامی ڈھانچے کے قیام کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔

یہ بجٹ عوام کی چند خواہشات اور مطالبات کو پورا کرنے کی سعی اور کوشش ہے۔
میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارا مسلسل زور تعلیم پر رہا ہے۔ اور پارٹی کی یہ کوشش رہی ہے۔

کہ عوام زیادہ سے زیادہ شعبوں میں کھل کر حصہ لیں اور اس کے نتیجے میں بہت سے غیر معمولی مطالبات سامنے آئے ہیں۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے ہمارے لئے یہ ممکن نہ ہوگا۔ کہ ہم تمام مطالبات کو پورا کر سکیں۔ مگر ہماری کوشش یہ ہوگی کہ صوبے کے تمام علاقوں کو بلا امتیاز ان کی جغرافیائی اور تہذیبی اہمیت کے یکساں سہولتیں میسر آسکیں۔

سال رواں کی سرگرمیوں پر تبصرہ

سال رواں ۷۵-۱۹۷۴ء اس اعتبار سے یاد رکھا جائے گا۔ کہ حکومت نے صوبے کی امن وامان کی فضا پر بڑی خوش اسلوبی سے قابو پالیا ہے۔ اور نافرمانی کی ذہنیت کو بالکل کچل دیا گیا ہے۔ ان مقامات پر جو اب تک اس ذہنیت کا شکار تھے۔ وہاں فوری اقدامات کے ذریعے پوری طرح قابو پالیا گیا ہے۔ جو لوگ اس فریب میں آگئے تھے۔ انہوں نے عذر کرنے کے بعد اپنی رائے بدل لی۔ اور یہ سمجھ لیا کہ انہوں نے غلط راستے کا انتخاب کیا تھا۔ ان لوگوں نے حکومت کی ترقیاتی کوششوں کو سراہا ہے۔ اور اجتماعی تعمیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اور زراعت سے لے کر رسل ورسائل اور تجارتی سرگرمیوں تک سب میں حکومت سے بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔

سال رواں ۷۵-۱۹۷۴ء اس اعتبار سے بھی یادگار رہے گا کہ آمدنی اور ترقیاتی بجٹ میں وسیع پیمانے پر اخراجات کی مد میں ایک بڑی گنجائش پیدا ہوئی ہے۔ ہمارے لئے اب بامقصد اخراجات کوئی مسئلہ نہیں رہے ہیں۔ بلکہ اب ہمارے سامنے مسئلہ یہ ہے کہ ذرائع کیسے پیدا کئے جائیں۔

آمدنی اور امداد برائے سال رواں ۷۵-۱۹۷۴ء

ہم وفاقی حکومت کی مشکلات سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ اور ہم کو یہ معلوم ہے

کہ سیلاب کی تباہ کاریوں اور تربیلا بند میں نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہماری مالیات پر کتنا زبردست منفی اثر پڑا ہے۔ اور آخر میں دریاؤں میں پانی کی سطح گر جانے کی وجہ سے فصلوں کو وسیع پیمانے پر جو نقصانات پہنچے ہیں اس کا بھی ہمیں اندازہ ہے۔ ہم وفاقی حکومت کے تہ دل سے شکر گذار ہیں کہ اس نے تباہ کاریوں اور مشکلات کے باوجود ہمیں قابل لحاظ امداد اور قرضے عطا کئے ہیں۔ ہمارے صوبے میں گندم کا نرخ ملک میں سب سے کم ہے۔ تاہم ہمیں وفاقی حکومت کا مشکور ہونا چاہیئے جو ہمیں اپنی امداد کے ذریعے ذخیرہ حاصل کرنے اور قیمتوں میں استحکام کا موقع بخشتی ہے۔ سال رواں میں وفاقی واجبات نظرثانی کرنے کے بعد جو رقم ہمارے حصے میں آئی ہے وہ آٹھ کروڑ ستاسی لاکھ روپے بنتی ہے۔

وفاقی حکومت کے فیصلہ کے تحت گیس پر آبکاری ٹیکس کی اضافہ شدہ شرح کے مطابق بلوچستان سے سوئی گیس کی آمدنی کی رقم نظرثانی کے بعد ۱۹ کروڑ ۲۸ لاکھ ہوتی ہے۔ جب کہ سابقہ بجٹ میں یہ رقم ۵ کروڑ ۶۷ لاکھ روپیہ تھی۔ صوبائی حکومت کی اپنی حاصل شدہ رقوم اپنے محصولات اور آمدنی کے وسائل سے ۳ کروڑ بنتی ہے۔ تمام ذرائع اور وسائل سے آمدنی کے باوجود بجٹ میں توازن برقرار نہ رہ سکا۔ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے وفاقی حکومت کو ۴ کروڑ ۷ لاکھ روپیہ ہماری امداد کے لئے منظور کرنا پڑا۔

موجودہ سال میں وفاقی حکومت نے ایک خصوصی امداد مری بگٹی علاقے اور تین نئی انتظامی کمشنریاں قائم کرنے کے لئے وقف کی ہے اور ۱۱ لاکھ روپیہ کی امداد غریبوں کو پرانے کپڑے فراہم کرنے کے لئے بھی عطا کی گئی ہے۔

آمدنی اور ترقیاتی بجٹ کی سرگرمیوں پر تبصرہ

عام انتظامی اور امن و امان کی صورت حال :-

بلوچستان کے مختلف ضلعوں اور کمشنریوں کی حدود بیسیوں برس پہلے قائم ہوئی تھیں جو جدید انتظامی ڈھانچے اور ترقیاتی ضروریات کے لحاظ سے موزوں نہیں تھیں۔ ضلعوں کی وسیع حدود، ضلعی افسروں کے فرائض منصبی اور کارکردگی میں حائل ہو رہی تھیں۔ اس لئے اسی مالی سال میں ہماری پالیسی کے مطابق اس سال دو نئے ضلعے پشین اور نصیر آباد بنا دیئے گئے ہیں۔ زیادہ تر سرکاری شعبوں نے اپنے محکماتی دفاتر ان ضلعوں میں کھول دیئے ہیں۔ یہ تمام اقدامات انتظامی نوعیت اور ضروریات کے تقاضوں کے تحت کئے گئے ہیں۔ اور مستقبل ہمارے ان فیصلوں کی افادیت کو ثابت کر دے گا۔

میں آغاز تقریر میں کہہ چکا ہوں کہ سال رواں حکومت کی امن و امان کی کوششوں کے لحاظ سے یادگار رہے گا۔ لہٰذا اس سلسلے میں مجھے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بلوچستان کی موجودہ جیتی جاگتی صورت حال ہزاروں الفاظ سے بہتر تصور پیش کرتی ہے۔

اس سے قبل کہ میں موجودہ ترقیاتی سرگرمیوں پر کچھ تبصرہ کروں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان بدعنوانیوں کی طرف توجہ دلاؤں جو ہمارے وزیراعظم اور صوبے کے عوام کے لئے اہم ترین مسئلہ ہیں۔ ہم نے متعدد اقدامات کے ذریعے بدعنوانیوں اور مفاد پرستی پر قابو پانے کی اور اسے ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ سال رواں میں بہت سے افسران کو معطل کیا گیا ہے۔ ان کے خلاف الزامات کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ اور میں اس ایوان کو صدق دل سے یقین دلاتا ہوں

کہ ان افسران کے خلاف سخت ترین اقدامات کیے جائیں گے ۔ جو مجرم ثابت ہوں گے۔ ان افسران کی محض معطلی یا برطرفی مسائل کا حل ثابت نہ ہوسکے گی۔ بلکہ ہم نے ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے ایک موثر نظام بھی وضع کرلیا ہے۔ دو بنیادی شعبوں یعنی محکمہ رسل و رسائل و تعمیرات اور محکمہ آبپاشی و برقیات میں اخراجات کا طریقہ کار بالکل بدل دیا گیا ہے۔ اسی طرح سرکاری سامان کی خریداری کے نظام کی بھی ازسرنو تنظیم کردی گئی ہے۔ اس موقع پر میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی اس ذمہ داری سے روگردانی سود مند نہیں ہوگی۔ مگر میں نہایت خلوص سے اس معزز ایوان اور عوام سے درخواست کروں گا کہ وہ آگے بڑھ کر ان بدعنوانیوں کو ختم کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اس وقت بلوچستان کو ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کا ایک بہترین موقع حاصل ہے۔ ہمارے پاس قدرتی ذرائع وافر تعداد میں موجود ہیں۔ اور وفاقی قرضوں اور امداد کی بھی فراوانی ہے لہذا ہم سب مل کر اپنے صوبے کے لئے ایک مضبوط اور ترقی پذیر معیشت کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ اور ہمیں اس موقعہ کو ہرگز ہاتھ سے نہ کھونا چاہیے۔ تاکہ آئندہ نسلیں ہمیں یہ الزام نہ دے سکیں کہ ہم نے ان کے لئے کچھ نہیں کیا ہے۔

میں نے اپنی تقریر میں یہ اعتراف کرلیا ہے کہ بدعنوانیاں موجود ہیں۔ مگر میں نقادوں کے ان الزامات کو کسی طرح ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ہم نے کوئی ترقیاتی کوششیں نہیں کیں۔ اور زیادہ تر رقوم غیر مفید کاموں میں ضائع کردی ہے۔ کسی بھی معیار سے پرکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہم نے ترقیاتی میدان میں بہت کام کرکے دکھایا ہے۔

مجھے اجازت دیجیے کہ میں مختصراً سال رواں کی ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ پیش کروں۔

مالی سال رواں کے آغاز میں ہم نے ۱۲ کروڑ روپیہ کا ترقیاتی منصوبہ پیش کیا۔ سال کے دوران وفاقی حکومت نے ہمیں مزید رقوم فراہم کیں۔

آغاز ہی میں وفاقی حکومت نے ہمیں ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ کے بلڈوزر عطا کئے ۔ اس فیاضانہ عطیہ کے بعد ہی ایک کروڑ ۵۸ لاکھ روپیہ آر۔سی۔ڈی (R.C.D) کی شاہراہ کی تعمیر کی مد میں ہمیں ملے ۔ اس کے علاوہ ہماری حکومت کو ۷۵ لاکھ روپیہ حب بند کی تعمیر کے لئے دیئے گئے ۔ اور ۱۵ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ غیر ملکی امدادی منصوبوں کے لئے وقف کئے گئے ۔ اگر ہم اس رقم میں ۲ کروڑ روپیہ کی وہ رقم بھی شامل کرلیں جو واپڈا کو حکومت بلوچستان کے لئے جنریٹر فراہم کرنے کے لئے دی گئی ہے ۔ تو ہمارا مجموعی سالانہ ترقیاتی پروگرام تقریباً ۳۰ کروڑ روپیہ تک پہنچ جاتا ہے ۔

زراعت

زراعت کے شعبہ میں بلڈوزر حاصل کرنے کی وہ دیرینہ خواہش پوری کردی گئی ہے ۔ جو عوام کے دلوں میں عرصہ دراز سے موجزن تھی ۔ ایک سو پچاس بلڈوزر بلوچستان کے مختلف اضلاع میں کام کر رہے ہیں ۔ زرعی زمین کے ۲۵ فی صد علاقہ کی پیداوار کی حفاظت اور نگہداشت کے لئے تمام سہولتیں بہم پہنچا دی گئی ہیں ۔ ہمارے کسانوں کی خواہش کے مطابق انہیں کھاد اور بیج کی کافی مقدار مہیا کردی گئی ہے ۔ مندرجہ بالا سہولتوں کے تحت یہ امید کی جاتی ہے کہ ہمیں ایک لاکھ ٹن گیہوں کی پیداوار حاصل ہو جائے گی ۔ اسی سال ایک لاکھ پستے کے پودے بغیر کسی قیمت کے کسانوں کو تقسیم کئے گئے ہیں ۔

پانی

اس سال میں پینے کا پانی فراہم کرنے کی ۱۲ اسکیمیں شروع کی گئی ہیں

جن میں سے کچھ بڑی حد تک تکمیل کو پہنچ چکی ہیں اور سال کے اواخر تک بالکل مکمل ہو جائیں گی اورمارہ (ORMARA) میں عوام کو پینے کا پانی فراہم کرنے کے لئے ایک بڑا منصوبہ زیر عمل ہے جو آئندہ سال کے وسط تک تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

آب پاشی کے دو بڑے منصوبے ہب بند کی تعمیر اور پٹ فیڈر نہر کو کشادہ کرنے کے کام جاری ہیں۔ ہماری یہ بڑی خواہش رہی ہے کہ یہ منصوبے جلد از جلد تکمیل کو پہنچ جائیں اس لئے ہم نے ان دونوں منصوبوں کے لئے بڑی رقم وقف کر رکھی ہے۔

زیر زمین پانی کی تلاش کے لئے بھی بہت سے منصوبے شروع کئے جا چکے ہیں۔ وادیٔ رخشاں کا منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور مسلم باغ منگوچر (MANGOCHER) اور مستونگ میں ارضی اور طبعی جائزے لئے جا رہے ہیں اس کے علاوہ ہم نے ٹیوب ویل اور تجرباتی کنوؤں کا کام تیز کرنے کے لئے جدید ترین آلات اور سامان درآمد کیا ہے۔

بیلا کے میدان میں ٹیوب ویل لگانے کی تجاویز وفاقی حکومت کی منظوری کے لئے روانہ کی جا چکی ہیں۔ جب کہ پشین لورا کے منصوبہ کے لئے واپڈا سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ان منصوبوں کی طرف توجہ کرے۔

صنعت و حرفت

سال رواں میں قالین بافی کے ۱۱ مراکز کھولے گئے ہیں۔ اور ۸ ایسے مراکز بھی قائم کئے گئے ہیں جہاں قالین بافی اور کشیدہ کاری دونوں کا کام ہوتا ہے۔ ان مراکز میں اضافوں اور سابقہ مراکز میں کارکردگی کی اس

رفتار کی وجہ سے ایک ہزار ایک سو ٹکلے مزید اضافہ کئے جا چکے ہیں۔ اس صنعت کی ترقی نے ہزاروں مردوں اور عورتوں کے لئے روزگار کے غیر معمولی مواقع فراہم کئے ہیں۔

تعلیم

سال رواں میں ایک سو پچاس پرائمری اسکول کھولے گئے جبکہ تیس پرائمری اسکولوں کو ترقی دی گئی۔ نو مڈل اسکول، ہائی اسکول کر دیئے گئے مستونگ اور تربت کے انٹر کالجوں کو بڑھا کر ڈگری کالج کر دیا گیا۔ چھ نئے انٹرمیڈیٹ کالج پشین، دوکی (DUKI)، ہرنائی، ڈیرہ بگٹی، کوہلو اور خاران میں کھولے گئے ہیں۔ کسی بھی معیار سے دیکھا جائے تو یہ تعلیمی ترقی معمولی ترقی نظر نہیں آئے گی۔ ہمارے طالبعلموں کو ۶۲ لاکھ روپیہ وظائف کی مد میں دیا جاتا ہے۔ جو ملک میں تناسب کے لحاظ سے سب سے زیادہ رقم بنتی ہیں۔

سڑکیں

سال رواں میں ایک سو اٹھارہ میل سڑکیں بن چکی ہیں۔ ہمیں ان کی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ خاص شاہراہوں کا ذکر کرنا کافی ہوگا۔ آر۔سی۔ڈی شاہراہ کے بارتوگ زئی (BARTOGZAI) تفتان روڈ اور کوئٹہ کراچی سیکٹرز قلعہ سیف اللہ سے فورٹ سنڈیمن جانے والی پوری سڑک آئندہ ماہ آمدورفت کے لئے کھول دی جائے گی علاوہ اس کے لورالائی سے ڈیرہ غازیخان کو ملانے والی شاہراہ پر کام تیز کر دیا جائے گا کیونکہ سڑک بنانے والی مشینری موقع پر پہنچ گئی ہے۔

پیپلز ورکس پروگرام

میں پیپلز ورکس پروگرام پر اس وقت تفصیل سے بحث کروں گا جب کہ آئندہ سال کا منصوبہ پیش کروں گا۔ یہاں صرف یہ بتا دینا کافی ہے کہ چودہ سو چونتیس منصوبے جن کی اجازت حاصل کی گئی تھی ان میں سے ۱۰۳۴ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں، اور ان کے ذریعے ۴۰ ہزار افراد کو عارضی ملازمتیں مہیا کی جا چکی ہیں۔

میں نے تجاویز کا سطحی طور پر ذکر کیا ہے۔ جناب عالی! اگر آنجناب مختلف بجٹوں کے مسودات ملاحظہ کرنے کی تکلیف گوارا کریں تو آپ دیکھیں گے کہ ہم ایک نمایاں ترقی کے دروازے کی چوکھٹ پر ہیں سینکڑوں تبصرے اور ضخیم مسودات اس کام کی پاسنگ نہیں ہو سکتے جو ہم نے حاصل کر لیا ہے ہمارے کاموں پر فیصلہ کن رائے ہمارے ان کاموں کو دیکھ کر ہی دی جا سکتی ہے، جو ہم نے عوام کے مفاد اور ترقی کے لئے انجام دیئے ہیں۔

بجٹ ۷۶-۱۹۷۵ء

ذرائع آمدنی اور اخراجات

نیشنل فائننس کمیشن کی سفارشات پر صدر مملکت پاکستان نے یہ فیصلہ کیا کہ بلوچستان کو نہ صرف وفاقی محصولات کا وہ حصہ دیا جائے جس کا وہ آبادی کے تناسب سے حق دار ہے بلکہ پانچ کروڑ روپیہ کی رقم اس لئے مزید دی جائے کہ یہ علاقہ پس ماندہ ہے، اور چونکہ ماضی میں اس کو نظرانداز کیا جاتا رہا ہے۔ آئندہ مالی سال میں ہمیں ۸ کروڑ ۸۷ لاکھ روپیہ اپنے حصہ کا، اور اس کے علاوہ مزید ۵ کروڑ روپیہ ملے گا۔ ان رقوم کے علاوہ ۴۷ لاکھ روپیہ ان سڑکوں کی مرمت اور درستگی کے لئے دیا جائے گا، جو دفاعی لحاظ سے اہمیت رکھتی ہے۔

سوئی گیس سے آمدنی کی مد میں ہمیں ۲۴ کروڑ ۶۴ لاکھ روپیہ وصول ہو گا۔

ہماری صوبائی آمدنی، مال گزاری، معدنیات سے منافع

اور موٹروں پر محصولات وغیرہ کے ذرائع سے ۲ کروڑ ۵۷ لاکھ ہو گی۔
برخلاف اس کے ۴ کروڑ ۷۳ لاکھ روپیہ کی آمدنی پر غیر ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ ۵ کروڑ ۷۲ لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔ یہ اضافہ کچھ نئے تقاضوں اور ضروریات کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ لیکن اگر صوبائی اخراجات کی موجودہ سطح نہ بھی بڑھے تب بھی صوبائی حکومت کی کارکردگی میں، قیمتوں میں اضافہ اور ملازمین کو مہنگائی کی مد میں اخراجات، اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ہمارے بجٹ میں ۸ کروڑ ۹۹ لاکھ کا خسارہ اپنی خصوصی امداد سے فراہم کرے۔ اگر یہ مدد نہ مل سکی تو اخراجات کی کچھ مدوں میں کمی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ عوام کی بہتر شرائط ملازمت اور بہتر تحفظ کے اقدامات، انتظامیہ اور امن وامان کے شعبوں کے لئے نئے نئے امکانات پیدا کرنے کے باعث ہوں گے۔ صوبہ کے محکمہ زراعت، لوکل گورنمنٹ اور محکمہ آب پاشی و برقیات میں ڈپٹی سیکرٹریوں کی نئی اسامیوں اور ان کے مددگار اسٹاف کے لئے تقرری کی منظوری دے دی گئی ہے۔ پشین اور نصیر آباد کے نئے اضلاع میں ان شعبوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو مالیات کی کمی کی وجہ سے اپنے دفاتر سال رواں میں نہ کھول سکے تھے۔

محکمہ پولیس کے اخراجات میں ۴ کروڑ ایک لاکھ کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ بہتر رسل ورسائل اور خبر رسانی کے لئے وائرلیس سیٹ اور آپریٹرز کی اسامیوں کی منظوری دے دی گئی ہے۔ دوسرے تھانوں کے ساتھ ساتھ کاہان ڈیرہ بگٹی اور جیونی کے تھانوں کی از سر نو تنظیم کر دی گئی ہے کچھ اضلاع میں مزید لیویز کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

محکمہ پولیس کے علاوہ دیگر انتظامی شعبوں کے اخراجات میں

سال رواں کے مقابلے میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا ہے۔ انتظامیہ کے بڑھے ہوئے اخراجات کی وجہ یہ ہے کہ ان شعبوں میں مہنگائی الاؤنس کے علاوہ سیکرٹریٹ اور نان سیکرٹریٹ کے فرق کو ختم کر دینے سے تنخواہوں میں جو فرق پڑے گا، وہ آئندہ مالی سال کے اخراجات میں اضافہ کا موجب ہوگا۔ ہم نے یہ بھی طے کیا ہے کہ جن سرکاری ملازموں کو مکان کے کرایہ اور آمد و رفت کا الاؤنس دیا جاتا تھا، ان کو ان مدوں میں اضافہ شدہ شرحوں کے مطابق رقوم کی ادائیگی کی جائے۔

جہاں تک فلاحی شعبوں کا تعلق ہے ان کی آمدنی کے بجٹ میں عمومی اخراجات شامل کر دیئے گئے ہیں، جو ان کے مکمل منصوبے کے اخراجات سے وضع کئے جائیں گے۔ اسی لئے شعبہ تعلیم کے بجٹ میں اسکولوں، کالجوں اور وظائف کی عمومی رقم شامل ہے۔

آئندہ مالی سال میں اخراجات کی مد میں ۸۸٫۳۴ فیصد اضافہ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ پس مکمل منصوبوں پر اخراجات عمومی کو صنعت و حرفت کی مد میں دکھایا گیا ہے۔ اسی طرح صنعت کے شعبہ کے اخراجات ۲۷ لاکھ سے بڑھ کر ۲۸ لاکھ ہو گئے ہیں۔

محکمہ ہائے آب پاشی و برقیات اور محکمہ رسل و رسائل اور تعمیرات ہمیشہ اپنے منصوبوں کو بروئے کار لانے، جاری رکھنے اور نگہداشت کرنے کے لئے رقوم کی کمی کی شکایات کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ۵ کروڑ روپیہ کی رقم سڑکوں، عمارتوں، پلوں وغیرہ کی مرمت کے لئے رکھی گئی ہے، جبکہ آب پاشی کے محکمہ کی ضروریات، پانی کی بہم رسانی کے منصوبوں اور کاریزوں کے لئے ایک کروڑ ۵۶ لاکھ روپے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ میں اسوقت ان دونوں محکموں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ فضول خرچی سے پرہیز کریں اور جو رقوم ان کو تفویض کی جا رہی ہیں وہ ان کو نہائت احتیاط اور ذمہ داری

سے صحیح مصرف میں لائیں ۔ کیونکہ ہم نے دوسرے شعبوں کی ضروریات کو نظر انداز کر کے ان شعبوں کے لئے فیاضی کے ساتھ یہ رقوم فراہم کی ہیں ۔

یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ واپڈا کا محکمہ بلوچستان کے سولہ شہری علاقوں کو جنریٹر فراہم کرے گا ۔ اور بعد میں صوبائی حکومت ان کو جاری رکھنے اور ان کی نگہداشت کی ذمہ دار ہو گی ۔ بجلی کی فراہمی کے نظام کو چلانے اور اس کی نگہداشت کرنے میں آئندہ بڑے اخراجات کی توقع ہے ۔ لہٰذا ہم نے دو کروڑ روپے اس مد کے لئے محفوظ کر دیئے ہیں ۔

۱۵۰ بلڈوزروں کے آنے کے بعد اس کی دیکھ بھال اور کل پرزوں کی نگہداشت کے لئے ایک شعبہ قائم کیا گیا ہے ۔ جس کے اخراجات میں بہت اضافہ ہو گیا ہے ۔ لہٰذا آئندہ سال ۷۶-۱۹۷۵ء میں ۶۵ لاکھ روپے اس شعبہ کے کارکنوں اور تیل وغیرہ کے لئے رکھے گئے ہیں ۔ ہماری انتہائی کوشش یہ ہو گی کہ ان بلڈوزروں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کئے جائیں ۔ یہ مشینیں ہمارے صوبہ کے لئے ایک قیمتی اثاثہ ہیں اور اس کے نگران شعبہ کی از سر نو تنظیم کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس اضافی کام کی ذمہ داری قبول کر سکے ۔

سالانہ ترقیاتی منصوبے ۷۶-۱۹۷۵ء

جناب عالی ! اپنے سالانہ ترقیاتی منصوبوں کی تجاویز میں ۔ ہم نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے ۔ میں نے اس ایوان کے معزز اراکین کو ذاتی خطوط لکھ کر ان سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ان اسکیموں کو بروئے کار لانے میں میری مدد کریں ۔ اور مناسب سفارشات

کریں ۔

ہم نے اوّلیت ان تجاویز کو دی تھی ۔ جو اس وقت بروئے کار ہیں اور ہم یہ ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ ان میں کوئی رخنہ اور رکاوٹ پڑے ہمارا سب کا مفاد اسی میں ہے کہ یہ منصوبے جلد از جلد تکمیل کو پہنچ جائیں ۔ تاکہ ان سے کم سے کم وقت میں مطلوبہ فوائد حاصل کئے جا سکیں ۔ بدقسمتی سے سالانہ ترقیاتی پروگرام پر ہمارے جاری شدہ منصوبوں کا بوجھ بہت زیادہ ہے ۔ اور اس کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ باوجود اس کے نئے منصوبوں کے لئے ہمیں کافی رقم دی گئی ۔ اور یہ اہتمام کر لیا گیا ہے کہ ہم وزیراعظم کے اس حکم پر پوری طرح عمل پیرا ہیں ۔ کہ ان وسائل کو تمام اضلاع میں مساوی طور پر استعمال کیا جائے ۔

تمام اہم زیرِ تکمیل منصوبے جیسے کہ آر ، سی ، ڈی شاہراہ، حب بند کی تعمیر ، زیرِ زمین پانی کی تلاش اور پبلک ورکس پروگرام پر مناسب توجہ دی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ دوسری اسکیمیں جن میں پھلوں کی پرداخت ، بھیڑ بکریوں کی پرورش اور چراگاہوں کی نگہداشت شامل ہے اور جن کے سلسلہ میں امداد دینے والے بعض اداروں سے وعدے ہوئے ہیں ۔ ہمیں انہیں بھی نظر انداز نہیں کرنا ہے ۔

ہم سب سے پہلے ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے جن کے بارے میں وزیراعظم پاکستان نے ہدایات دی ہیں ۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے وہ تجاویز جو سماجی بہبود سے تعلق رکھتی ہیں ۔ فی الوقت تعلیم اور صحت کی طرح ہمارے پیش نظر نہیں ہیں ۔ کیونکہ ان کے پورے ڈھانچے کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے ۔ اور ہمارے وسائل اتنے بڑے منصوبے کی تکمیل کے لئے ناکافی ہیں ۔

سالانہ ترقیاتی منصوبوں کی سیکٹروار تقسیم یہ ہے۔

پانی۔	۷ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے۔
زراعت۔	۳ کروڑ ۴۲ لاکھ روپے۔
تعمیراتی منصوبے اور مکانات کی فراہمی۔	۲ کروڑ ۳ لاکھ روپے۔
صنعت وحرفت۔	ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپے۔
تعلیم۔	۲ کروڑ روپے۔
ذرائع رسل ورسائل۔	۸ کروڑ ۴۸ لاکھ روپے۔
صحت عامہ۔	ایک کروڑ ۲۲ لاکھ روپے۔
افرادی قوت۔	۲۰ لاکھ روپے۔
پیپلز ورکس پروگرام	۳ کروڑ ۳۸ لاکھ روپے۔
تعلیم اور تحقیق۔	۳ لاکھ روپے
ان منصوبوں پر کل میزان۔	۳۰ کروڑ روپے

وفاقی حکومت سے ہمیں ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنے کے لئے ۲۹ کروڑ ایک لاکھ روپیہ ملے گا اور باقی رقم یعنی ۹۹ لاکھ روپے صوبائی حکومت ان محصولات سے پورا کرے گی جن کی تجاویز میں آج ہی پیش کروں گا۔

پانی

سب سے بنیادی ضرورت پینے کا پانی ہے جو شہری اور دیہی

علاقوں میں بہم پہنچانا نہائیت ضروری ہے۔ چنانچہ ایک کروڑ ۳۹ لاکھ روپیہ کی رقم ۲۲ مختلف مقامات پر ان منصوبوں کو پورا کرنے کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ۳۰ لاکھ روپیہ اورمارا میں پانی کی فراہمی کے منصوبہ کے لئے وقف ہے۔ کوئٹہ میں پانی کی موجودہ فراہمی کے نظام میں اضافہ کی بڑی ضرورت ہے۔ آٹھ ٹیوب ویل اس کام کے لئے فراہم کرنا ہوں گے۔ اور پانی ذخیرہ کرنے کے لئے دس لاکھ گیلن کے واٹرٹینک کی تعمیر کی جائے گی۔

ایک کروڑ ۹۳ لاکھ روپے بمعہ ۲۷ لاکھ روپے جو U.N.D.P کی فراہم کردہ رقم ہے۔ زیر زمین پانی کی تلاش اور تجرباتی کنویں کھودنے اور کامیاب تجرباتی کنوؤں کو ٹیوب ویل میں تبدیل کرنے کے لئے الگ سے محفوظ کردی گئی ہے۔

ہمارے دو اور اہم منصوبے پشین لوڑا اور بیلا میں ٹیوب ویل لگانے کی تجاویز پر مشتمل ہیں۔ آخر الذکر منصوبہ ECNEC (اکنک) کی منظوری کا منتظر ہے۔

۸۶ لاکھ روپیہ حب بند کے تعمیراتی منصوبہ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس بند کے تکمیل پا جانے کے بعد ۲۱ ہزار ایکڑ زمین سیراب کی جا سکے گی۔

پٹ فیڈر نہر کو کشادہ کرنے کا کام جاری ہے اور ۳۰ لاکھ روپیہ اس کی کھدائی وغیرہ کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ ۲۰ لاکھ روپیہ کی رقم موجودہ کاریزوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے رکھی گئی ہے۔

زراعت

چونکہ پھلوں کی کاشت سے آمدنی اناج کی کاشت سے چوگنی ہوتی ہے، لہٰذا ہم نے پھلوں کی کاشت پر زیادہ زور دیا ہے ایک منصوبہ جس میں ایک کروڑ روپیہ 5.A بمر کی امدادی رقم اور ایک کروڑ ۱۹ لاکھ روپیہ کی صوبائی حکومت کی رقم شامل ہے، شروع کر دیا گیا ہے، تاکہ پیداوار میں پچاس فی صد اضافہ کیا جا سکے، پھلوں کے معیار کو بہتر سے بہتر کیا جا سکے اور اس کی فروخت اور پرداخت کی سہولتیں مہیا کی جا سکیں جس سے پھلوں کی نئی اقسام کو بھی سامنے لایا جا سکے گا۔

ترکاریاں اور سبزیاں زرعی پیداوار کی آمدن میں ہمیشہ اضافہ کا باعث ہوتی ہیں۔ ۱۹۷۵-۷۶ء کے مالی سال میں ترکاریوں اور آلو کے بیج مہیا کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں ورلڈ بینک (WORLD BANK) سے چالیس لاکھ روپے کا قرضہ حاصل کیا گیا ہے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے تین منصوبے جو گوادر میں مچھلی بندر، سونمیانی اور پسنی کے ساحلی مقامات کی ترقی پر مشتمل تھے، ابھی تک تفتیش اور تشکیل کے مراحل میں ہیں۔ گوادر میں ریسٹ ہاؤس اور اسٹاف کالونی کی تعمیر، پانی کی فراہمی اور وہاں تک پہنچنے کے لئے شاہراہ کا منصوبہ اس سال تک شروع ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں نہایت نمایاں منصوبہ کوئٹہ میں ڈیری فارم کے قیام کا ہے، جس پر ایک کروڑ دو لاکھ روپے لاگت آئے گی۔

نیوزی لینڈ کی حکومت ہمیں سو گائیں، چار بیل اور اس کے لئے ضروری ساز و سامان فراہم کر رہی ہے۔

ایک نتیجہ خیز اور جلد بروئے کار آنے والا منصوبہ سستی قیمت پر ٹیوب ویل بہم پہنچانے کا ہے۔ اس کے تحت مستحق کاشت کاروں کو ڈیزل انجن پمپ مہیا کئے گئے ہیں۔ ۷۶-۱۹۷۵ء کے سال کے دوران ۲۰۰ ڈیزل انجن اور پمپ کسانوں میں تقسیم کئے جائیں گے اور ۵۰۰ رہٹ بلا قیمت مہیا کئے جائیں گے۔

ایک انقلابی منصوبہ امداد باہمی کی بنیاد پر ماڈل فارموں کے مراکز قائم کرنے کے لئے موجود ہے۔ چھوٹے چھوٹے کسانوں کو اس پر آمادہ کیا جائے گا کہ وہ امداد باہمی کے زراعتی ادارہ کی تشکیل کریں۔ تاکہ پیداوار اور آمدنی کی سطح میں اضافہ ہو سکے۔ ہماری ان تمام مساعی کا اصل مقصد مشینی ذرائع کے استعمال میں اضافہ اور ایسے امکانات کو بروئے کار لانا ہے جس سے پیداوار اور اس کی فروخت میں سہولتیں ہو سکیں۔

تعمیری منصوبے اور مکانات

چالیس لاکھ روپے پشین اور ژوب ڈیرہ کے دو نئے ضلعی صدر مقامات میں دفاتر اور رہائشی مکانات کی تعمیر کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں تیس لاکھ روپیہ کم قیمت مکانات اور مضافاتی بستی کے منصوبے کے لئے وقف ہیں۔ اور ۲۰ لاکھ روپے کوئٹہ میں بسوں اور ٹرکوں کے لئے ایک اڈہ تعمیر کرنے کے لئے محفوظ ہیں۔

صنعت و حرفت

آئندہ مالی سال میں چھوٹی صنعتوں کی ترقی کی رفتار برقرار رکھی گئی ہے۔ ۱۶ قالین بافی کے مراکز جس میں ۵۰۰ تکلے ہوں گے اور ۲۰ کشیدہ کاری کے مراکز جن پر ۲۶ لاکھ روپے کی لاگت آئے گی قائم کر دیئے گئے ہیں۔ ان منصوبوں کی بدولت ۱۵۰۰ سو افراد کو تربیت دی جا سکے گی۔ اور تین ہزار افراد کو روزگار فراہم کیا جا سکے گا۔

تعلیم

ہمارے بجٹ میں ایک قابل ذکر مد تعلیم کی ہے جس پر ۷ کروڑ ۲۴ لاکھ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے دو کروڑ روپیہ مہیا کیا گیا ہے۔ آئندہ سال ہماری یہ کوشش ہو گی کہ معیار تعلیم کو بہتر سے بہتر کیا جائے اور اس کو برقرار رکھا جائے سابقہ بجٹ میں ہمارا زیادہ سے زیادہ زور پرائمری اسکولوں پر تھا۔ آئندہ سال صرف ۵۰ پرائمری اسکول کھولے جائیں گے۔ اور ۱۵ پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دے دیا جائے گا۔ طلباء کے لئے ہوسٹلوں کی تعمیر کی جائے گی۔ تاکہ وہ طلباء جو دور دراز علاقوں سے حصول تعلیم کے لئے آتے ہیں۔ ان کو سہولتیں حاصل ہوں۔ جب کہ سال رواں میں کالجوں کی تعلیم پر زور دیا گیا تھا۔ آئندہ سال بھی اس پر توجہ دی جائے گی۔ ۵ انٹر کالج بارکھان، بھاگ، پنجگور، اور قلات میں لڑکوں اور لڑکیوں کے ایک ایک کالج کی صورت میں قائم کئے جا رہے

ہیں ۔

صحت عامہ :-

صحت عامہ کے سلسلہ میں جتنا ممکن ہو سکا ہم یہ کوشش کریں گے کہ قومی صحت عامہ کی تجاویز کو بروئے کار لا سکیں اور اس سلسلہ میں بجائے شفا خانے قائم کرنے کے یہ تجویز کی گئی ہے کہ دس بنیادی صحت عامہ کے مراکز قائم کر دیئے جائیں اور اس سلسلہ میں دیہی علاقوں میں دو مراکز اور ایک ۲۴ بستروں پر مشتمل وبائی امراض کا ہسپتال قائم کیا جائے ڈاکٹر اور صحت عامہ کے شعبوں کے دوسرے ملازمین کے لئے رہائشی مکانات مہیا کئے جائیں گے ۔

سڑکیں :-

آئندہ مالی سال میں ۱۸ اہم شاہراہیں بنائی جائیں گی ۔ جو ۱۶۰ میل پر مشتمل ہوں گی ۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سات کروڑ روپے اس مد میں رکھے گئے ہیں ۔ علاوہ اس کے ۴۱۰ میل کی نیم پختہ سڑکیں بنانے کی تجاویز بھی زیر غور ہیں ۔ جس کے اخراجات وفاقی حکومت کی طرف سے مہیا کئے جائیں گے ۔

پیپلز ورکس پروگرام

پیپلز ورکس پروگرام میں دو کروڑ روپے اس مد میں

دکھائے گئے ہیں کہ لوگوں کو ملازمت کے مواقع ، کم وقتی پیداواری منصوبے مقامی وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہم پہنچائے جائیں ۔ علاوہ اس کے عالمی غذائی پروگرام کی مدد سے ایک منصوبہ بنایا جا رہا ہے ، جس میں سڑکوں کی تعمیر ، پینے کے پانی کی فراہمی ، کاریزوں کی تعمیر اور جنگلات میں اضافہ کی اسکیمیں شامل ہیں ۔ ان منصوبوں پر سخت محنت اور توجہ درکار ہے ۔ عالمی غذائی پروگرام کی طرف سے دو کروڑ ۸۹ لاکھ روپے کی اشیاء جن میں گیہوں ، خوردنی تیل ، دالیں اور چائے شامل ہیں ، مہیا کی جا رہی ہیں ۔ یہ اشیاء محنت کشوں کو ان کی ۴ روپیہ یومیہ مزدوری کے علاوہ فراہم کی جائیں گی ۔ صوبائی حکومت ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے مزدوری کی مد میں مہیا کرے گی ۔

جناب عالی !

صوبہ کا مجموعی ترقیاتی پروگرام ۳۰ کروڑ روپے کی مالیت کا ہے ۔ اس پروگرام میں ایک کروڑ ستر لاکھ روپے کے وہ اخراجات شامل نہیں ہیں جو بولان میڈیکل کالج ، کھاد مہیا کرنے ، کیڑے مارنے اور سیم و تھور کے خلاف مہم پر خرچ کئے جائیں گے ۔ جس کا تعلق وفاقی منصوبوں سے ہے ۔

اوپر کی ان تجاویز کے علاوہ وفاقی ادارے قومی اہمیت کے منصوبے زیر عمل لائیں گے ۔ اسپن تنگی Spintangi میں ایک سیمنٹ کا کارخانہ قائم کرنے کی تجویز ہے جو تین لاکھ ٹن سالانہ سیمنٹ تیار کرے گا ۔ سیندک Saindak میں زمین کی مثالی ڈرلنگ اور تانبے کے ابتدائی تجزیے اور تحلیل کا کام جاری ہے ۔ جس سے ۱۹۷۰ء میں ماہ جولائی کے وسط تک یہ اندازہ لگایا جا سکے گا کہ یہ تانبہ کس معیار کا ہے اور کس مقدار میں موجود ہے ۔

ایل۔ پی۔ جی۔ ائیرمکس گیس L.P.G. Airmix Gas کا پہلا
مرحلہ کوئٹہ میں مکمل ہو چکا ہے۔ اور ۶۰۰ کنکشن لگائے جا چکے ہیں
آئندہ بچھائی جانے والی پائپ لائن اور اس کی تقسیم جاری ہے۔ ۷۷-۱۹۷۵ء
میں دو کپڑے کے کارخانے بیلی اور اتھل میں قائم کئے جا رہے ہیں۔ ایرانی
حکومت اس منصوبے کے لئے زرمبادلہ کی صورت میں مالی امداد
فراہم کرنے پر غور کر رہی ہے۔ ہمیں یہ اعتراف کرنا چاہئیے کہ بلوچستان
میں واپڈا کی کارگزاری بہتر ہو گئی ہے۔ ۲۵ میگا واٹ کا ٹربائن
لگا دیا گیا ہے اور اب اس جنریٹر کے ذریعہ بجلی فراہم ہو رہی ہے۔
دیہی علاقوں میں بجلی کی فراہمی کا کام ہمارے لئے تسلی
بخش ہے۔ ۴۲ دیہاتوں کو بجلی کی فراہمی کے لئے منتخب کر لیا
گیا ہے۔ سات گاؤں ایسے ہیں جہاں یہ کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔
سامان کی فراہمی کے ساتھ یہ امید کی جا رہی ہے کہ دس اور دیہات اس سال
بجلی کی سہولت سے بہرہ یاب ہو جائیں گے۔
گدو سے سبی تک ٹرانسمیشن کے ذریعے بجلی فراہم کرنے کا پہلا
مرحلہ مکمل ہو جائے گا۔ ۳ منتخب شہری علاقوں میں ڈیزل جنریٹر
لگانے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ آئندہ مالی سال میں دوسرے شہری
علاقوں میں بھی کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب والا!

ہم یہاں معجزے دکھانے کا دعوے تو نہیں کرتے کیونکہ ہم
اپنی مجبوریوں اور دشواریوں سے بخوبی واقف ہیں۔ ہم صرف ایک بات
کے لئے کوشاں ہیں کہ ہمارے عوام کی بنیادی ضروریات پوری ہو سکیں۔
اور جناب والا! آپ اس سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ یہ کوئی معمولی
کام نہیں اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بجٹ کی سب سے

نمایاں خصوصیت جس پر ہم جائز فخر کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارا طریقہ کار حقیقت پسندانہ ہے اور اس کے نمایاں نتائج برآمد بھی ہو چکے ہیں جن کا ہر شخص مشاہدہ کر سکتا ہے۔ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے چاروں طرف جو معاشی اور ترقیاتی فراوانی دیکھ رہے ہیں وہ کسی طرح نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ ہماری کامیابی کا ثبوت ہماری اقتصادی زندگی میں جس تبدیلی کے حقائق سے نمایاں ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم قدیم اصول معیشت یعنی مال کے بدلے مال کے نظام سے بڑھ کر موجودہ طرز جدید کے مالی و معاشی نظام میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ کام آسان نہ تھا۔ اس کے علاوہ آگے بھی ہماری راہ میں بہت سی دشواریاں حائل ہیں۔ لیکن یہ دشواریاں ہماری تیز رفتار ترقی سے وابستہ ہیں، نہ کہ۔ مجھے قوی یقین ہے۔ ترقی کے تصور سے۔ یہی ہمارا اوّلین مقصد تھا کہ ایک جامد قبائلی معاشرے کو حرکت میں لایا جائے تاکہ وہ اپنے آپ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ جناب والا! یہی ہماری پارٹی کا منشور ہے۔ اس جذبہ کے پیچھے ایک سادہ راز پنہاں ہے۔ جس کی تشکیل عوام کی آرزوؤں اور امنگوں سے ہوتی ہے۔ اور یہی آزادی کی تمام تحریکوں کی ناقابل تردید منطق ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں زیادہ بہتر الفاظ میں یوں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی
یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ۝

(جو لوگ اپنی حالت کو خود نہیں بدلتے اللہ
بھی ان کی حالت کو نہیں بدلتا)

جناب والا!
اپنی تقریر کے آخر میں میں نئے ٹیکسوں، موجودہ شرحوں میں اضافوں کی تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جیساکہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں پر ہمارے اخراجات ۳۰ کروڑ روپیہ ہوں گے۔ جب کہ وفاقی حکومت کی جانب سے ہمیں جو امداد ملے گی۔ وہ ۲۹ کروڑ روپیہ ہے۔ یہ فرق نئے ٹیکسوں سے ہی پورا کیا جاسکتا ہے۔

موجودہ بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر ہماری زرعی پیداوار اور پھلوں کی قیمتوں کے حساب سے مال گزاری بہت کم ہے۔ لہٰذا ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ ۱۵ فی صد ترقیاتی ٹیکس صوبہ کی تمام زمینوں پر عائد کیا جائے۔

تجارتی اغراض کے تحت جو ٹرک اور وین استعمال ہو رہے ہیں۔ ان سے بڑا منافع حاصل کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا یہ تجویز کی جاتی ہے کہ (VEHICLES TAXATION ACT کے تحت ایسی تمام مال بردار گاڑیوں پر شرح ٹیکس بڑھائی جائے۔ جن کا وزن بمعہ مال چار ہزار چار سو اسی پونڈ سے ۱۷ ہزار ۹ سو ۲۰ پاؤنڈ ہو یہ شرح پنجاب، سندھ اور صوبہ سرحد کی شرح ٹیکس سے پھر بھی کم رہے گی۔

صوبہ بلوچستان میں پھلوں کی پیداوار ایک لاکھ ۲۹ ہزار ٹن ہے۔ حکومت بل ڈوزروں، پھلوں کے نمونوں، کھاد، کیڑے مکوڑے مارنے کی دواؤں اور ٹیوب ویلوں پر کثیر رقم خرچ کر رہی ہے۔ جب کہ حکومت کو اس کا معاوضہ نہ ملنے کے برابر ملتا ہے۔ لہٰذا یہ تجویز کی جاتی ہے۔ کہ جو پھل بلوچستان سے باہر تجارتی اغراض کے لئے بھیجے جاتے ہیں

ان پر ایک برائے نام ٹیکس لگایا جائے ۔

کوئلہ اور سنگ مرمر پر منافع کی شرح برسوں پہلے مقرر کی گئی تھی ، جب کہ ان معدنیات کی قیمتیں بہت زیادہ نہ تھیں ۔ اس وقت کوئلے اور سنگ مرمر کی کانوں کے مالکان اپنی پیداوار کو بہت اونچی شرحوں سے فروخت کر رہے ہیں ، اور بہت منافع کما رہے ہیں ۔ لہٰذا یہ تجویز کی جاتی ہے کہ کوئلہ پر منافع کی شرح ، موجودہ ساڑھے تین روپے فی ٹن سے بڑھا کر ۷ روپے فی ٹن کر دی جائے ، اور سلیمانی سنگ مرمر کی شرح منافع ۵۰ روپے فی ٹن کر دی جائے ، جبکہ موجودہ شرح ۲۰ روپے فی ٹن ہے ۔

متذکرہ بالا ٹیکسوں کی شرح گو کہ زیادہ نہیں ہے ، مگر یہ حکومت کی مجموعی آمدنی میں تقریباً ایک کروڑ ۵ لاکھ روپیہ کا اضافہ کر دے گی ۔

ایک مرتبہ پھر میں ایوان کے تمام معزز اراکین سے تعاون کی درخواست کروں گا اور نہایت خلوص کے ساتھ یہ اعلان کروں گا کہ ان تمام منصوبوں کے لئے بڑی دشواری سے رقوم فراہم کی گئی ہیں ۔ یہ تمام آمدنی خواہ ہمارے اپنے وسائل سے حاصل کی گئی ہو یا وفاقی حکومت سے ملی ہو ۔ دونوں بہر حال ہمارے عوام کی سخت محنت سے حاصل کی ہوئی کمائی سے پیدا کردہ ہے ۔ لہٰذا ہمیں مل جل کر اس آمدنی کو جائز اور دانشمندانہ طور پر صرف کرنا چاہیئے ۔

جناب والا ! میں آپ سب کا دل سے شکر گزار ہوں ۔

مسٹر اسپیکر۔

میزانیہ برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء ایوان میں پیش کر دیا گیا۔ اب وزیر خزانہ بلوچستان مالی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء پیش کریں گے۔

بلوچستان مالی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء

کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ

میں بلوچستان مالی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔

مالی مسودہ قانون پیش ہوا۔ اب اسمبلی کی کارروائی کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(ایوان کی کارروائی سات بج کر پندرہ منٹ پر مورخہ ۱۲ جون ۱۹۷۵ء بروز پنج شنبہ صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)